خلفائے ثلاثہ
(سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم)
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں!

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

"سیدنا علیؓ اصحابِ ثلاثہ کو ظالم اور غاصب سمجھتے تھے، نعوذ باللہ!"... یہ جملہ بڑا جھوٹ، حقائق سے بغاوت اور سیدنا علیؓ پر بہتان ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل نمبر ۱

سیدنا ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؓ کو فرماتے سنا:

أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هذه الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ. ثُمَّ قَالَ: أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ.[1]

"میں آپ کو نبی ﷺ کے بعد امت کے بہترین شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ ابو بکر ہیں، پھر فرمایا: کیا میں سیدنا ابو بکر کے بعد اُمت کے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ سیدنا عمر ہیں۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: وَقَدْ تَوَاتَرَ عَنْهُ.[2] "یہ بات سیدنا علیؓ سے متواتر منقول ہے۔"

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَقَالَ عَلِي: خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، هٰذَا وَاللهِ الْعَظِيْم قَالَه عَلِي وَهُوَ مُتَوَاتِر عَنْه؛ لِأَنَّه قَالَه عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَلَعَنَ اللهُ الرَّافِضَةَ مَا أَجْهَلَهُمْ؟[3]

"سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔ اللہ العظیم کی قسم! یہ بات علیؓ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے، اُنہوں نے یہ بات کوفہ کے منبر پر کہی تھی۔ اللہ تعالیٰ رافضیوں پر لعنت کرے! وہ کتنے جاہل ہیں۔"

---

۱ زوائد مسند الامام احمد: ۱/۱۰۶، ۱۱۰، وسندہ حسن... والحدیث صحیح متواتر

۲ منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والقدرية: ۱/۳۰۸

۳ سیر اعلام النبلاء: ۱۵/۲۸

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِالتَّوَاتُرِ.[1]

"یہ روایت سیدنا علیؓ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔"

دلیل نمبر ۲

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میں نے والدِ گرامی سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے پوچھا:

أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ. قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.[2]

"رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین شخصیت کون ہے؟ فرمایا: ابوبکرؓ: عرض کیا، پھر کون؟ فرمایا: عمرؓ، پھر میں اس بات سے ڈر گیا کہ مزید پوچھا، تو آپ عثمانؓ کا نام لیں گے، لہٰذا میں نے کہا: ابا جان! پھر تو آپ ہیں؟ فرمایا: میں ایک عام مسلمان ہوں۔"

اہم فائدہ: ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ سے کہا:

أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فِيمَا عَلَا وَسَبَقَ، حَتَّى لَا يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: كَانَ أَفْضَلُهُمْ إِسْلَامًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ.[3]

"کیا سیدنا ابوبکرؓ سب سے پہلے مسلمان ہوئے تھے؟ کہا: نہیں، میں نے کہا: پھر کس بنا پر اس درجہ فائق ہوئے کہ ان کے بغیر کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا؟ فرمایا: آپ اسلام میں تاحیات افضل رہے۔"

دلیل نمبر ۳

عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالبؓ کو منبر پر فرماتے سنا:

قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ، وَسَارَ بِسِيرَتِهِ، حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا، وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا، حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذٰلِكَ.[4]

"رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو سیدنا ابوبکرؓ خلیفہ بنے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ والے کام کیے،

---

۱ البداية والنهاية: ۷/ ۳۷۰

۲ صحیح البخاری: ۲/ ۸۱۵، رقم: ۳۶۷۱، سنن ابو داود: رقم ۴۶۲۹، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۷/ ۴۷۳، السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۰۴، ۱۲۰۶، الشریعۃ للآجری: ۱۸۶۶، ۱۸۶۹، الاعتقاد للبیہقی: ۵۱۷، واللفظ لہ، وسندہ صحیح

۳ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۵۵، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۷/ ۱۲، وسندہ صحیح

۴ زوائد مسند الامام احمد: ۱/ ۱۲۷، وسندہ صحیح

آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کیا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی حالت میں فوت کر دیا، ان کے بعد سیدنا عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے، تو انہوں نے ان دونوں (رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکرؓ) کی طرح کام کیا اور ان کی سیرت پر عمل کیا حتی کہ اسی حالت میں فوت ہو گئے۔"

دلیل نمبر ۴

سیدنا علیؓ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ وَلأَبِي بَكْرٍ: مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ، وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُونُ فِي الصَّفِّ.[1]

"نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور سیدنا ابو بکرؓ کو فرمایا کہ آپ میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں، جبکہ اسرافیل ایک بہت بڑے فرشتے ہیں، جو لڑائی میں حاضر ہوتے ہیں اور صف میں موجود ہوتے ہیں۔"

دلیل نمبر ۵

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَأَيْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.[2]

"سیدنا عمرؓ (حملے کے بعد) اپنی چارپائی پر رکھ دیئے گئے، لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا، وہ آپ کے لیے دعا و استغفار کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا، اچانک سیدنا علیؓ نے میرے کندھے سے پکڑ کر مجھے اپنی طرف متوجہ کیا، انہوں نے سیدنا عمرؓ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد بھلا کون ہے جس کی مثل عمل کر کے اللہ کے دربار میں حاضری مجھے محبوب رہی ہو؟ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکرؓ) کے ساتھ جگہ دے گا،

1. المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۳/۶۸، السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۵۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۲/۱۶، وسندہ حسن، والحدیث صحیح... صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی
2. صحیح البخاری: ۱/۵۲۰، رقم ۳۶۸۵، صحیح مسلم: ۲/۲۷۴، رقم: ۲۳۸۹

میں اکثر نبی کریم ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ میں، ابو بکر اور عمر گئے، میں، ابو بکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابو بکر اور عمر نکلے۔"

سیدنا عبد اللہ بن عباس بتارہے ہیں کہ سیدنا علیؓ، سیدنا عمرؓ سے راضی تھے، ان کے لیے دعائے رحمت کرتے اور سیدنا ابو بکرؓ و سیدنا عمرؓ کو نبی اکرم ﷺ کا ساتھی بتاتے تھے۔

دلیل نمبر ۶

سیدنا علیؓ نے فرمایا:

اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ [1]

"(اہل عراق! امہات الاولاد کی آزادی کے بارے میں) آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کیجیے، میں اس مسئلہ میں سیدنا ابو بکرؓ و عمرؓ سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ چاہتا ہوں کہ وحدتِ اُمت قائم رہے اور میں خلفائے ثلاثہ کے طریقے پر فوت ہو جاؤں۔ ابن سیرین کہا کرتے تھے کہ عام لوگ (روافض) جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات (شیخین کی مخالفت میں) بیان کرتے ہیں وہ قطعاً جھوٹی ہیں۔"

دلیل نمبر ۷

سیدنا عقبہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ [2]

"سیدنا ابو بکر صدیقؓ نماز عصر ادا کرنے کے بعد گلی میں نکلے تو سیدنا حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا اور آگے بڑھ کر انہیں کندھے پہ اٹھالیا۔ فرمایا: میرے باپ قربان، یہ نبی کے مشابہ ہیں، علیؓ کے مشابہ نہیں، سیدنا علیؓ ہنس دیئے۔"

دلیل نمبر ۸

سالم بن ابی حفصہ کہتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَا لِي : يَا

---

۱ صحیح البخاری: رقم ۳۷۰۷، وسندہ صحیح

۲ صحیح البخاری: ۳۵۴۲

سَالِمُ تَوَلَّاهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَا هُدًى، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا سَالِمُ أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّه؟ أَبُوبَكْرٍ جَدِّي لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا.[1]

''میں نے ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر) اور جعفر بن محمد (امام صادق) سے سیدنا ابو بکرؓ و عمرؓ کے بارے میں سوال کیا، تو اُنہوں نے کہا: سالم! ان سے محبت رکھئے اور ان کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کیجئے، کیونکہ وہ دونوں ہدایت کے امام تھے۔ سالم کہتے ہیں: مجھے جعفر بن محمد صادق نے یہ بھی کہا: سالم! کیا آدمی اپنے دادا کو گالی دیتا ہے؟ ابو بکرؓ میرے دادا ہیں، مجھے قیامت کے دن محمد ﷺ کی شفاعت حاصل نہیں ہو گی، اگر میں ان (سیدنا ابو بکرؓ و عمرؓ) سے محبت نہ رکھوں اور ان کے دشمنوں سے اظہار براءت نہ کروں۔''

دلیل نمبر ۹

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْصُور، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُل فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُول، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُول السَّاعَةَ، قَالَ: فَقَامَ عَلِيّ، قَالَ مُحَمَّد: فَأَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ لَا أُمَّ لَكَ، قَالَ: فَأَتَى عَلِيّ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَأَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيّ: "لَا تُرِيدُونِي، فَإِنِّي لَكُمْ وَزِير خَيْر مِنِّي لَكُمْ أَمِير، فَقَالُوا: لَا وَاللهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلٰكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي." قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ.[2]

''ان دنوں جب سیدنا عثمانؓ محصور تھے، میں سیدنا علیؓ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا، کہنے لگا: امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے، پھر ایک اور شخص نے خبر دی کہ ابھی ابھی سیدنا عثمانؓ شہید کر دیے گئے ہیں۔ سیدنا علیؓ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے، میں نے کسی اندیشہ کے پیش نظر

---

1 الاعتقاد للبیہقی: ۵۰۶، وسندہ حسن

2 فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل: ۹۶۹، وسندہ صحیح

ان کا ہاتھ تھام لیا، فرمایا: نہ ہوئی آپ کی ماں، چھوڑیئے میرا ہاتھ! آپ سیدنا عثمانؓ کے گھر پہنچے، دیکھا کہ آپؓ شہید ہو چکے ہیں، واپس گھر آ گئے، دروازہ بند کر لیا۔ لوگ آپ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے، دروازہ کھولا تو آپ کے پاس آکر کہنے لگے: عثمانؓ شہید ہو گئے، اب ضروری ہے کہ کوئی خلیفہ ہو! اور ہم سمجھتے نہیں کہ اس منصب کا اہل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ سیدنا علیؓ فرمانے لگے، میرے بارے ایسا کچھ نہ سوچئے، میں بجائے اس کے کہ امیر بنوں، وزیر ہی بہتر ہوں۔ لوگ کہنے لگے، اللہ کی قسم! آپ سے زیادہ اس منصب کا اہل کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: اگر مجھے ہی بنانا چاہتے ہو تو میری بیعت چھپ کر نہیں ہوگی، میں مسجد چلا جاتا ہوں، جسے بیعت کرنی ہو وہاں آکر بیعت کر لے۔ آپ مسجد کی طرف نکل گئے، وہاں لوگوں نے آپؓ کی بیعت کی۔"

یہاں واضح طور پر معلوم ہو جاتا کہ سیدنا علیؓ کے بارے میں یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے کہ آپؓ خلافتِ بلا فصل کے دعویدار تھے، آپؓ تو چوتھے خلیفہ ہونے پر راضی نہیں، بلکہ وزیر رہنا چاہتے ہیں، چہ جائیکہ خلافت بلا فصل کا دعوی کریں۔

دلیل نمبر ۱۰

نافع بیان کرتے ہیں:

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَّهَا يُقَالُ لَه زَيْد، وُضِعَا جَمِيعًا. وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ. فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ.[1]

"سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ نے نو میتوں پر اکٹھی نماز جنازہ ادا کی۔ مردوں کو امام کی جانب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھا اور سب کی ایک صف بنادی، جبکہ سیدنا عمر فاروقؓ کی زوجہ محترمہ ام کلثوم بنت علیؓ اور ان کے بیٹے زید کو اکٹھا رکھا۔ ان دنوں یہاں کے امیر سعید بن عاصؓ تھے، جبکہ جنازہ پڑھنے والوں میں عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ بچے کو امام کی جانب رکھا گیا۔"

معلوم ہوا کہ سیدنا عمرؓ کو سیدنا علیؓ کا شرفِ دامادی حاصل ہے جو باہمی محبت کا غماز ہے۔ تلك عشرة كاملة

---

1 سنن نسائی: ۱۹۸۰، سنن دار قطنی: ۲/ ۷۹، ۸۰، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۴/ ۳۳، وسندہ صحیح کما صرح ابن الجارود: رقم ۵۴۵... اس کی سند کو امام نووی نے حسن (المجموع: ۵/ ۲۲۴)، جبکہ حافظ ابن ملقن اور حافظ ابن حجر نے صحیح قرار دیا ہے۔ (البدر المنیر: ۵/ ۳۸۵، التلخیص الحبیر: ۲/ ۱۴۶)